IBO

IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

M02/255/H(1)T

URDU B – HIGHER LEVEL – PAPER 1
OURDOU B – NIVEAU SUPÉRIEUR – ÉPREUVE 1
URDU B – NIVEL SUPERIOR – PRUEBA 1

Monday 6 May 2002 (morning)
Lundi 6 mai 2002 (matin)
Lunes 6 de mayo de 2002 (mañana)

1 h 30 m

TEXT BOOKLET – INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this booklet until instructed to do so.
- This booklet contains all of the texts required for Paper 1 (Text handling).
- Answer the questions in the Question and Answer Booklet provided.

LIVRET DE TEXTES – INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- Ne pas ouvrir ce livret avant d'y être autorisé.
- Ce livret contient tous les textes nécessaires à l'épreuve 1 (Lecture interactive).
- Répondre à toutes les questions dans le livret de questions et réponses.

CUADERNO DE TEXTOS – INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra este cuaderno hasta que se lo autoricen.
- Este cuaderno contiene todos los textos requeridos para la Prueba 1 (Manejo y comprensión de textos).
- Conteste todas las preguntas en el cuaderno de preguntas y respuestas.

اقتباس الف

مندرجہ ذیل نظم کو پڑھنے کے بعد دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے:

بسنت رُت میں ایک دن، ہم آئے ایک کھیت پر
بہت سے کھیت اور بھی، قریب ہیں ادھر اُدھر

برس کے کھُل چکا ہے مینہ، زمیں پہ ہے ابھی تری
عجب سماں دکھارہی، ہیں کھیتیاں ہری بھری

زمیں پہ سبز مخملوں کے، فرش سے بچھے ہوئے
اور ان میں زرد زرد پھول، ہر طرف کھلے ہوئے

یہ سرسوں پھول پھول کر، دکھارہی ہے کیا بہار
زمین نے پہن کے پھول، کر لیا عجب سنگھار

ہیں پیلی پیلی پگڑیاں، ہیں پیلی پیلی ساریاں
ٹکی ہوئی ہیں ان میں، رنگ رنگ کی کناریاں

ہر ایک کی زبان پر، یہ بول بار بار ہے
بسنت کی بہار ہے، بسنت کی بہار ہے

اقتباس ب

مندرجہ ذیل اقتباس میں پیراگراف نمبر (۱)، (۲) اور (۴) مکمل طور سے دیئے گئے ہیں۔ پیراگراف نمبر (۳) کے بارے میں ''سوال جواب نامے'' میں ہدایت درج ہے۔

اب آپ اس اقتباس کو پڑھ کر دی ہوئی ہدایات کے مطابق سوالات کے جواب لکھئے۔

خواتین اور شاپنگ نہ کریں، یہ نہیں ہوسکتا!

(۱) نئی دہلی: کیا یہ ہوسکتا ہے کہ خواتین کسی مثال سفر پر نکلی ہوں اور شاپنگ نہ کریں؟ یہ ١٦ میں سے ایک ہے۔ ایسا ہی ہوا جب لاہور سے ہندوستان آنے والے'' خواتین خیر سگالی وفد'' نے دہلی کی سڑکوں پر قدم رکھا۔ وہ ہر ١٧ کو بڑی دلچسپی اور محبت سے دیکھ رہی تھیں۔ مانو وہ ساری چیزیں جو دہلی کے بازاروں کی ١٨ بنی ہوئی ہیں، سے ان کی آنکھیں ١٩ ہوں۔ دکانوں پر سبھی چیزوں کے علاوہ دکاندار بھی انہیں اپنے ہی وطن کے معلوم پڑ رہے تھے۔ وہ ان دکانداروں سے بھی محبت سے پیش آ رہی تھیں اور دکاندار بھی انہیں بڑے ٢٠ سے جواب دے رہے تھے۔

(۲) حالانکہ یہ خواتین یہاں ایک سنجیدہ موضوع کے ساتھ آئی تھیں، مگر اپنے آپ کو دلی ہاٹ بازار سے چند ایک چیزیں خریدنے سے نہ روک سکیں۔ لاہور میں وکالت کے پیشے سے منسلک ایک خاتون ندا علی بتاتی ہیں۔ ''زری کا کام دیکھتے ہی میں انہیں خریدنے کے لئے بیتاب ہوجاتی ہوں۔'' یہ خواتین کل جے پور روانہ ہوں گی۔ جہاں ان کی خریداری کے لئے ایک پورا بازار ان کا انتظار کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا میں اپنے ساتھ جے پور کے وہ ڈھیر سارے کپڑے لے جانا چاہتی ہوں جن میں آئینہ کا کام ہوتا ہے۔ لاہور کے حقوق انسانی کمیشن کی جنرل سکریٹری حنا جیلانی چاہتی تھیں کہ وہ کناٹ پیلیس کے پالیکا بازار سے ویڈیو کیسیٹ خریدیں۔ لاہور کی ماہر تعلیم سلمیٰ قریشی بھی بڑے اشتیاق سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھیں اور تعریفیں کر رہی تھیں۔

(۳) ____

____

____

____

(۴) امن مشن پر ہندوستان آنے والی یہ خواتین کچھ خاص چیزیں ہی تلاش کر رہی تھیں۔ کچھ اپنے لئے، کچھ اپنے دوستوں کے لئے...... دوسرے دنوں کے مقابلے میں آج دلّی ہاٹ بازار کافی خوبصورت اور پُر رونق لگ رہا تھا۔ مگر ان خواتین کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ بہر حال وہ محبت اور خلوص لے گئیں اور الفت و احترام دے بھی گئیں۔

اقتباس ج

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے۔

(۱) ہندوستان کی سب سے بڑی خصوصیت اس ملک کی مشترکہ تہذیب ہے جو کثرت میں وحدت کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ مشترکہ تہذیب کو پروان چڑھانے میں مختلف فرقوں کی تہذیبی خصوصیات نے کلیدی رول ادا کیا ہے۔ مختلف زبانوں نے بھی ہمہ رنگی کی انوکھی کیفیت پیدا کی ہے۔

(۲) اردو زبان نے ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کو پروان چڑھانے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس ضمن میں شاعروں کے رول کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج بھی یہ عالم ہے کہ غیر اردو داں عوام جو اردو سے نابلد ہیں، مشاعرہ سنتے اور محظوظ ہوتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جنہیں مشاعروں سے اردو سیکھنے کی ترغیب ملی۔

(۳) ممبئی کا نہرو سینٹر اپنی متعدد اور مختلف قسم کی سرگرمیوں کے سبب پورے ملک میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس ادارے نے بہت کم وقت یعنی صرف ۲۳ سال میں اپنی حیثیت اور اہمیت کو منوا لیا ہے۔ ملک بھر کے فنکاروں کے لئے یہ ادارہ باعث کشش بن گیا ہے یہ دور فن کی ناقدری کا دور ہے۔ مگر نہرو سینٹر کا نصب العین اعلیٰ فنی قدروں کو زندہ رکھنے کی کوشش ہے۔ اردو چونکہ ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کی حامل ہے۔ اور اس تہذیب کو پروان چڑھانے والی زبان ہے۔ اس لئے اس زبان کی ترویج بھی نہرو سینٹر کی ذمہ داریوں میں شامل رہی ہے۔

(۴) نہرو سینٹر جہاں سائنس کا اہم اور مستند ادارہ ہے وہیں ثقافت کی سرگرمیوں کا بھی مرکز ہے۔ مشاعروں کے انعقاد کا سلسلہ نہرو سینٹر کی ثقافتی سرگرمیوں کا حصہ ہے۔ اسے شروع ہی سے مقبولیت حاصل رہی ہے۔ یہ مقبولیت اردو سے محبت کرنے والے باذوق سامعین کی مرہون منت ہے۔ یہ سامعین نہرو سینٹر کے مشاعروں کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔

(۵) ہمیں امید ہے کہ نہرو سینٹر پر اردو کی یہ سالانہ تقریب زبان وادب کے فروغ کا اہم حصہ ثابت ہوگی۔ ممبئی کے اہلِ اردو کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں کے لوگ بھی اس ضمن میں نہرو سینٹر کے ساتھ تعاون کریں گے تا کہ یہ چراغ جلتا رہے اور اس کی روشنی سے ہندوستان کی مشترکہ تہذیب وثقافت کے طاق منوّر ہوتے رہیں۔

اقتباس د

مندرجہ ذیل عبارت سے متعلق دیئے ہوئے سوالات حل کیجئے۔

معروف سرودنواز امجد علی خان نے کہا ہے کہ'' اگر کسی فلم کی اسکرپٹ انہیں پسند آئی اور وہ معیاری ہوئی، تو وہ اس کے لئے موسیقی دینا پسند کریں گے۔'' اسٹار ٹی وی پر'' آپ کی عدالت'' نامی پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ...... '' اگر کوئی اچھی فلم بنائے اور اسے میری خدمات کی ضرورت ہو تو میں اس کے لئے کام کرنے میں خوشی محسوس کروں گا۔''

یہ پوچھے جانے پر کہ کیا قومی ایوارڈ دیتے وقت جانبداری برتی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہندوستانی عوام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ان معاملات میں کئی مرتبہ جانبداری برتی جاتی ہے اور کئی مرتبہ فنکاروں کے ساتھ انصاف کیا جاتا ہے۔ مگر ایک فنکار کے لئے سب سے بڑا ایوارڈ شائقین کی تعریف ہے اور یہی ان کی دن بھر کی محنت کا ثمر!

اس سوال پر کہ کیا وہ فلموں میں اداکاری کرنا پسند کریں گے؟ انہوں نے کہ وہ اس بارے میں سوچ نہیں سکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اداکاری کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ستارنواز پنڈت روی شنکر سے اختلافات کا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس طرح کے معاملات تو چلتے رہتے ہیں۔ اور اس کا خاتمہ ممکن نہیں۔ خان صاحب نے اس الزام سے انکار کیا کہ وہ اپنے شاگردوں کی بجائے اپنے بچوں کو آگے لانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ان کے بچے اپنے بل بوتے پر کوئی مقام حاصل نہیں کرتے انہیں عظیم فنکار نہیں کہا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ان کے والد اپنے پوتوں، ایان اور امان کی پاپ گائیکی کو اچھا نہیں سمجھتے مگر انہیں اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ کلاسیکل موسیقی سورج کی طرح ہے، جبکہ دوسری طرح کی موسیقی اس سے نکلنے والی کرنوں کی مانند ہے۔ اسے اپنانے میں کوئی خامی نہیں ہے۔ خیال رہے کہ استاد امجد علی خان کے دونوں صاحبزادے پاپ موسیقی کے قریب آتے جارہے ہیں اور انہوں نے زی ٹی وی کے پروگرام سارے گاما کی نظامت بھی قبول کرلی ہے۔ وہ پاپ البموں پر بھی کام کررہے ہیں۔